سوال

(388) پہلی بیوی کی موجودگی میں عقد ثانی کا ارادہ کیا دوسری بننے والی بیوی نے پہلی بیوی کو طلاق دینے کی شرط عائد کی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

افتخار نامی ایک شخص نے پہلی بیوی کی موجودگی میں عقد ثانی کا ارادہ کیا دوسری بننے والی بیوی نے پہلی بیوی کو طلاق دینے کی شرط عائد کی چنانچہ موصوف نے اسے مطمئن کرنے کےلئے پہلی بیوی کے نام طلاق تحریر کرکے دوسری ہونے والی بیوی کے حوالے کردی کہ تم اس تحریر کو خود ہی ارسال کردو۔ اس نے اس تحریر کواپنے پاس رکھا اس طرح شادی ہوگئی دوسری طرف اس نے پہلی بیوی سے کہہ دیا کہ اگر تجھے میری طرف سے تحریملے تواسے وصول نہ کرنا یا اسے پھاڑ دینا اس نکاح جدید کے دوسال تین ماہ بعد پہلی بیوی کے ہاں بچہ پیدا ہوا جو اس کے ساتھ رہائش رکھے ہوئے تھی۔ جب دوسری بیوی کو اس کا علم ہوا تو اس نے طلاق نامہ مع اپنا نکاح نامہ پہلی بیوی کو ارسال کردیا جب اس کے والدین کو پتہ چلا تو وہ اپنی بیوی کو افتخار کے گھر سے لےگئے اب اس کا موقف ہے کہ میں نے طلاق نامہ خوشی سے نہیں لکھا تھا بلکہ مجبوری اوردوسری سے نکاح کے لالچ میں تحریر کیا تھا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا یہ طلاق واقع ہوچکی ہے؟ افتخار کا اس دوران پہلی بیوی کے پاس رہنا درست تھا۔ کیا پہلی بیوی سے رجوع ہوسکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ اس نے تینوں طلاق بیک وقت تحریر کردی تھیں۔ (حافظ عطاء الرحمن مرید کے خریداری نمبر 5655)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں نکاح ثانی کے وقت دین سے ناواقفیت کی بنا پر کئی ایک غیر شرعی کام ہوئے ہیں۔ پہلا تو یہ کسی عورت کا پہلی بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کرنا شرعاً درست نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق واضح طور پر منع کیا ہے۔ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

''کہ کوئی عورت نکاح کے وقت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے۔تاکہ اس کے برتن کو انڈیل کر رکھ دے۔'' (صحیح بخاری ؛الشروط 2723)

دوسری روایت میں ہے کہ اسے تو وہی کچھ ملے گا جو اس کا مقدر ہے۔ (اس لئے مطالبہ طلاق کے بغیر ہی نکاح کرے) (صحیح بخاری النکاح 5152)

دوسرا غیر شرعی کام یہ ہے کہ خاوند نے اداکاری کے طور پر طلاق دی ہے۔ حالانکہ طلاق کا معاملہ انتہائی نزاکت کا حامل ہے۔ وہ یوں کہ اگر کوئی بطور مذاق اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے تو وہ شرعاً نافذ ہوجاتی ہے۔ حدیث میں ہے : ''کہ تین کام ایسے ہیں کہ اگر کوئی سنجیدگی سے کرے یا ازراہ مذاق انہیں سر انجام دے وہ بہر صورت منعقد ہوجاتے ہیں۔ وہ نکاح طلاق اور رجوع ہے۔'' (ابو داؤد الطلاق 1394)

بنا بریں بیوی کی طلاق صحیح ہے۔ اگرچہ اس نے دوسری کی لالچ میں تحریر کی ہے۔ واضح رہے کہ طلاق کے وقت بیوی کا موجود ہونا یا اسے مخاطب کرنا ضروری نہیں بلکہ یہ خالص خاوند

کا حق ہے ۔ وہ جب بھی اپنے اختیارات کو استعمال کرے گا طلاق واقع ہوجائے گی ۔ خواہ عورت طلاق نامہ کو وصول نہ کرے یا وصول کر کے اسے پھاڑ دے ایسا کرنے سے طلاق پر کوئی اثر نہیں پڑتا اس طرح نکاح ثانی بھی صحیح ہے ۔ کیونکہ اس کے لئے پہلی بیوی کی رضا مندی ضروری نہیں ہے ۔ پھر دوسری بیوی کے کی نکاح کے لئے شرط ناجائز تھی ۔ اس کا پورا کرنا بھی ضروری نہیں تھا ۔ تاہم خاوند نے اسے پورا کیا ہے ۔ اور طلاق نامہ لکھ کر اس کے حوالے کر دیا اب رہا رجوع کا مسئلہ تو یہ دو طرح ہوسکتا ہے ۔ خاوند اپنی زبان سے رجوع کرے یا دوسرا یہ کہ عملی طور پر وظیفہ زوجیت ادا کرے سوال میں اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ اس نے طلاق کے کتنے عرصے بعد وظیفہ زوجیت ادا کیا ہے ۔ جس کے نتیجے میں بچہ پیدا ہوا ۔ اگر دوران عدت عملی رجوع ہوا ہے تو ایسا کرنا اس کا حق تھا اگر عدت گزرنے کے بعد رجوع کیا ہے تو یہ رجوع صحیح نہیں ہے ۔ کیوں کہ عدت گزرنے کے بعد نکاح ختم ہوجاتا ہے ۔ پھر بیوی اس کے لئے اجنبی عورت بن جاتی ہے ۔ واضح رہے کہ ہمارے نزدیک ایک ہی مجلس میں تین طلاق کہنا یا تحریر کرنا اس سے ایک رجعی طلاق ہوتی ہے ۔ دوران عدت تجدید نکاح کے بغیر رجوع ہوسکتا ہے جبکہ عدت کے بعد تجدید نکاح سے رجوع ممکن ہے ۔ بشرط یہ کہ یہ پہلا یا دوسرا واقعہ ہو ۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی اصحاب الحدیث]

جلد : 1 صفحہ : 400